نافرمان بیٹا

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نافرمان بیٹا

ام کاشان

دعوۃ اکیڈمی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی۔ اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب	:	نافرمان بیٹا
مصنف	:	اُمِّ کاشان
ادارت	:	ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر۔فرید بروہی۔غلام حسن ملک
سرورق	:	ایاز احمد، کراچی
نگران طباعت	:	حیران خٹک
کمپوزنگ	:	محمد ظفر
طابع	:	ادارہ تحقیقات اسلامی پریس، اسلام آباد
اشاعت سوم	:	۲۰۰۸ء
تعداد اشاعت	:	۳۰۰۰
قیمت	:	-/۲۸ روپے

ISBN No.978-969-556-098-3

ناشر

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی۔اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمان بیٹا

وامق کی ابھی عمر ہی کیا تھی؟ دو تین ماہ پہلے ہی تو اس کی ساتویں سالگرہ بڑی دھوم دھام سے منائی گئی تھی۔ وہ تیسری جماعت کا طالب علم تھا۔ شوخ، شریر، ذہین اور پڑھنے لکھنے میں نہایت ہوشیار! مگر ان تمام خوبیوں کے باوجود سب پریشان رہتے تھے۔ اس کی وجہ وامق کی ضد اور نافرمانی تھی۔ وہ جس بات پر اڑ جاتا پھر کسی کی بھی نہیں سنتا تھا۔ یہی حال نافرمانی کا تھا۔ کبھی کبھی تو یوں محسوس ہوتا کہ اسے ضد اور نافرمانی کر کے بڑا لطف آتا ہے۔ گھر اور اسکول دونوں ہی جگہ اس کی یہ عادتیں ناپسندیدہ سمجھی جاتی تھیں۔ امی، ابو اور بھائی جان اسے سمجھاتے۔ اسکول میں استاد بھی وامق کو ضد اور نافرمانی کے نقصانات سے آگاہ کرتے مگر وہ ایک کان سے سنتا اور دوسرے کان سے اڑا دیتا۔ جیسے کہنے والے نے اس سے نہیں کسی اور سے کہا ہے۔

اس شام بھی گھر میں کچھ ایسی ہی صورتحال تھی۔ امی اور باجی کسی تقریب میں شرکت کے لیے جانے کی تیاریوں میں مصروف تھیں۔ وامق میاں باہر کھیل کر آئے تو انہیں تیار ہوتا دیکھ کر فوراً سمجھ گئے کہ وہ کہیں جا رہی ہیں۔ امی کے پاس پہنچے اور ضد کرنے لگے۔

''امی آپ کہاں جا رہی ہیں؟ میں بھی ساتھ چلوں گا''۔

امی نے بڑے پیار سے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا:

''بیٹے! آپ کی آنٹی کی طبیعت خراب ہے۔ میں اور آپ کی باجی ان کی مزاج پرسی کے لیے جا رہی ہیں۔ ہم جلد ہی واپس آ جائیں گے آپ وہاں جا کر کیا کریں گے؟ پھر آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اپنا ہوم ورک بھی تو کرنا ہے۔ آپ کھیل کود آئے یہ وقت آپ کے ہوم ورک کرنے کا ہے۔ منہ ہاتھ دھو کر دودھ یا جوس پی لیں اور کام کرنے کے لیے بیٹھ جائیں'' ۔مگر وہ وامق میاں ہی کیا جو ایک دفعہ کا کہنا مان جائیں۔ امی کا منع کرنا ان کے لیے ضد کا بہانہ بن گیا اور وہ نافرمانی پر اتر آئے۔ کہنے لگے:

''امی! اگر آپ مجھے خوشی سے ساتھ نہیں لے جائیں گی تو میں خود آپ کے پیچھے پیچھے چلا آؤں گا''۔

اس سے پہلے کہ امی وامق کی دھمکی سے متاثر ہو کر اسے ساتھ لے چلنے کا اعلان کر دیتیں، بھائی جان بازار سے گھر کا سودا لیے ہوئے پہنچ گئے۔ سارے گھر میں صرف بھائی جان ہی میں ایسی خوبی تھی کہ وہ ضد کرتے ہوئے وامق کو منا لیتے۔ انہوں نے بڑے پیار سے انہیں اپنے پاس بلایا پھر مسکرا کر بولے:

''وامق میاں! اس وقت اگر آپ امی کے ساتھ نہ جائیں تو میں آپ کو ایک بڑی اچھی سی کہانی سناؤں گا۔ اور وہ بھی بالکل سچی کہانی''۔ وامق میاں نے کہانی کا نام سنا تو موم کی طرح پگھل گئے اور کہانی سننے پر آمادہ ہو گئے۔

بھائی جان نے انہیں اپنے کمرے میں لے جا کر کرسی پر بیٹھ جانے کے لیے کہا اور خود بھی جوتے اتار کر آرام سے بیٹھ گئے۔ پھر یوں کہنا شروع کیا:

''دیکھیے بھئی وامق! یہ کہانی جو میں آپ کو سنا رہا ہوں بالکل سچی کہانی ہے۔ قرآن شریف کی کہانی! آپ کو یہ بات تو معلوم ہو گی کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایسی قوموں کے عروج وزوال کے قصے بیان کیے ہیں جن میں ہمارے لیے عبرت بھی ہے اور سبق بھی۔ خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس میں ایسی کہانیاں، قصے اور داستانیں ہیں جن سے لوگ ہدایت پاتے ہیں۔ ابھی آپ جس طرح امی سے ضد کر رہے تھے بلکہ خود ان کے پیچھے چلے جانے کی دھمکی دے رہے تھے، یہ کہانی ایسے ہی ایک ضدی، خودسر اور نافرمان لڑکے کی ہے‘‘۔

آپ نے حضرت نوحؑ کا نام تو ضرور سنا ہوگا۔ حضرت نوحؑ بھی اللہ کے ایک پیارے نبیؑ تھے۔ ان کی قوم اللہ کے بتائے ہوئے راستے سے بھٹک کر شرک، بت پرستی اور اللہ کے احکام کی خلاف ورزیوں میں بری طرح مبتلا تھی۔ ایک اللہ کو ماننے کے بجائے اس نے پتھروں کے بت اپنے ہاتھوں سے بنا کر ان کی عبادت شروع کر دی تھی۔ وہ اللہ کو سجدہ کرنے کے بجائے پتھروں کے بے جان بتوں کے سامنے اپنے سر جھکاتے اور اپنی پیشانیاں رگڑتے۔ بتوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر اپنی منتیں، مرادیں اور دعائیں مانگتے۔ جب ان کی یہ باتیں بہت عام ہوگئیں تو اللہ نے ان کی رہنمائی کے لیے حضرت نوح علیہ السلام کو بھیجا۔

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو اللہ کے پیغام سے آگاہ کیا۔ اس کے انعامات و احسانات بتا کر انہیں بت پرستی چھوڑنے اور اللہ کے احکام ماننے کی تلقین کی۔

حضرت نوحؑ اپنی بگڑی ہوئی ضدی اور خودسر قوم کو سمجھانے اور راہ راست پر لانے کے لیے کئی سو سال تک کام کرتے رہے۔ ان لوگوں میں خود حضرت نوحؑ کا اپنا بیٹا بھی شامل تھا۔ جب حضرت نوحؑ اپنی قوم کو ان کی سرکشی اور نافرمانی پر اللہ کے عذاب سے ڈراتے تو ان کا بیٹا منہ بگاڑ کر کہتا:

’’جایئے! جایئے! اپنے اللہ کا عذاب لے آیئے وہ ہمارا کیا بگاڑ لے گا؟‘‘

حضرت نوحؑ اپنے بیٹے کو بڑے پیار سے سمجھاتے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بیٹا! اللہ کے عذاب سے کوئی بھی نافرمان اور سرکش نہیں بچ سکے گا۔ صرف ان لوگوں کو ہی اللہ کی رحمت بچائے گی جو ایمان لے آئے ہیں اور جو ایک خدا کی عبادت کرنے لگے ہیں"۔ مگر قوم کے ساتھ ساتھ حضرت نوحؑ کے بیٹے کی سرکشی' ضد اور نافرمانی قائم رہی۔ جب اپنی قوم کے طعنے سن سن کر حضرت نوحؑ کو ایک طویل عرصہ بیت گیا اور قوم کی سرکشی' ضد اور نافرمانی میں کمی نہ آئی تو وہ بہت افسردہ رہنے لگے۔ ان کی اس افسردگی کا بھی لوگ مذاق اڑاتے اور ہنس کر پوچھتے:

"کہاں ہے تمہارے اللہ کا عذاب؟۔ کب لا رہے ہو' ہم سرکشوں پر اپنے اللہ کا عذاب؟"۔

تب حضرت نوحؑ نے اللہ کی بارگاہ میں دکھے دل کے ساتھ فریاد کی:

"اے اللہ! تو دلوں کے بھید جاننے والا ہے۔ اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ یہ قوم میرے سمجھانے سے سدھرنے والی نہیں۔ تجھے خوب خبر ہے کہ یہ سرکش تیرے عذاب کو خود دعوت دے رہے ہیں۔ اب تو ہی ان سے بدلہ لے اور انہیں ان کی نافرمانی اور سرکشی کی سزا دے"۔

"پھر کیا ہوا؟ کیا عذاب آ گیا؟" وامق نے بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں وامق میاں! اللہ نے حضرت نوحؑ کی فریاد سن کر حکم دیا کہ وہ ایک بڑی سی کشتی تیار کرنا شروع کر دیں۔ حضرت نوحؑ نے ایسا ہی کیا۔ وہ کشتی بنانے میں مصروف ہو گئے۔ اب ان کی قوم کے لوگوں کو ایک نیا مذاق ہاتھ لگا۔ وہ جب ان کے قریب سے گزرتے اور انہیں کشتی بناتا ہوا دیکھتے تو ہنس کر پوچھتے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے نوحؑ یہ تمہیں کیا ہوا؟ تم اللہ کے نبی سے بڑھئی کیسے بن گئے؟''۔

حضرت نوحؑ اپنی قوم کے لوگوں کی یہ طنز بھری باتیں سنتے اور خاموشی کے ساتھ کام میں مصروف رہتے۔ کچھ دنوں بعد ان کی کشتی بن کر تیار ہو گئی۔ اللہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے گھر کے لوگوں اور ان لوگوں کو بھی ساتھ لے کر کشتی میں سوار ہو جائیں جو ایمان لا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر جانور کا ایک ایک جوڑا بھی ساتھ رکھ لیں۔ کافروں نے جب یہ دیکھا تو پھر ان کا مذاق اڑانے کے لیے جمع ہو گئے۔ وہ ہنس ہنس کر پوچھتے:

''اے نوحؑ! کیا تم اس کشتی کو خشکی پر چلاؤ گے؟ یہاں کوئی دریا' سمندر تو ہے نہیں''۔

دوسرا طنزیہ انداز میں کہتا:

''بھائی! یہ اللہ کے پیغمبر ہیں انہیں زیادہ مت ستاؤ! نہیں تو اپنے اللہ سے کہہ کر عذاب لے آئیں گے''۔ کوئی کہتا:

''ہمارے تو کان پک گئے ہیں عذاب' سن سن کر۔ آخر نوحؑ اپنے خدا کا وہ عذاب جس سے ہمیں ڈراتے ہیں لے کیوں نہیں آتے؟''۔ مگر حضرت نوحؑ ان کی باتوں کی قطعی پرواہ نہ کرتے۔ وہ خاموشی کے ساتھ اپنے کام سے کام رکھتے۔

''کیوں بھائی جان! حضرت نوحؑ جواب کیوں نہیں دیتے تھے کافروں کے مذاق کا؟''۔ وامق نے اچانک سوال کر دیا۔

''بھائی! جواب دے کر کیا کرتے۔ تم نے یہ تو دیکھا ہو گا کہ کسی اجنبی آدمی کو گلی سے گزرتے دیکھ کر کتا بھونکنے لگتا ہے مگر وہ آدمی جواب دیئے بغیر اپنا راستہ طے کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اب اگر وہ رک کر کتے کے بھونکنے کا جواب دے تو منزل پر کیسے پہنچے؟ حضرت نوحؑ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی لیے خاموش رہتے کہ ان جاہلوں کی باتوں کا جواب دینے میں کیوں وقت ضائع کیا جائے؟'' بھائی جان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ پھر کہانی کا سرا جہاں سے توڑا تھا وہیں سے جوڑتے ہوئے کہنے لگے:

''ہاں تو حضرت نوحؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کشتی تیار کر کے اس میں تمام افراد کو جو ایمان لے آئے تھے' کھانے پینے کا سامان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا کشتی میں رکھ لیا۔

اللہ نے زمین اور آسمان کو حکم دیا کہ وہ اپنا پانی اگلنا اور برسانا شروع کر دیں۔ حکم ملتے ہی زمین سے پانی ابلنا اور آسمان سے برسنا شروع ہو گیا۔ چاروں طرف پانی بھرنے لگا۔ دیکھتے ہی دیکھتے حضرت نوحؑ کی کشتی اس پانی میں تیرنے لگی۔ لوگ بدحواس ہو کر بچاؤ کے لیے ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ اب لوگوں کو حضرت نوحؑ سے مذاق کرنے کے بجائے اپنی اپنی جان بچانے کی فکر تھی۔

آسمان سے موسلا دھار پانی برس رہا تھا اور زمین بھی اپنا پانی اگل رہی تھی۔ گھروں میں پانی بھرنے لگا تھا۔ لوگ اللہ پر ایمان لا کر حضرت نوحؑ کی کشتی میں سوار ہونے کے بجائے ادھر ادھر محفوظ مقامات کی تلاش میں بھاگ رہے تھے۔ ان ہی لوگوں میں حضرت نوحؑ کا نافرمان اور ضدی بیٹا بھی تھا۔ وہ بھی جان بچانے کے لیے ادھر ادھر بھاگ رہا تھا۔ حضرت نوحؑ نے اسے آواز دی اور کہا:

''بیٹا اب بھی وقت ہے اللہ پر ایمان لے آؤ اور میری کشتی میں بیٹھ کر خود کو نافرمانوں کے ساتھ ڈوب کر مرنے سے بچا لو''۔ مگر ان کے بیٹے نے اپنے باپ کی بات نہ مانی۔ وہ چیخ کر بولا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں ان دیکھے اللہ پر ایمان نہیں لاؤں گا۔ میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر جان بچالوں گا''۔

حضرت نوحؑ نے پھر بیٹے کو سمجھایا:

''بیٹے آج کے دن کہیں بھی کسی کی جان محفوظ نہیں ہے۔ یہ اللہ کا عذاب ہے' وہی عذاب جس سے تم سب کو ڈراتا رہا ہوں اور جس کو دیکھنے کی تم سب آرزو کرتے رہے ہو۔ آج اسی اللہ کے سوا کوئی اور بچانے والا نہیں۔ بیٹا! اپنے باپ کی بات مان لو اور میرے ساتھ کشتی میں سوار ہو جاؤ''۔

ان کے بیٹے نے ایک نہ سنی پھر دیکھتے ہی دیکھتے پانی کی ایک بہت زبردست لہر اٹھی اور ان کے بیٹے کو بہا کر لے گئی۔ اس کی ضد اور نافرمانی نے اسے پہاڑ کی چوٹی تک پہنچنے کا بھی موقع نہیں دیا۔ پانی تھا کہ لحہ بہ لحہ بڑھتا چلا جا رہا تھا اور کہیں رکنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ پھر وہ پانی اس قدر بڑھ گیا کہ اونچے اونچے پہاڑ بھی اس میں ڈوب گئے۔ حضرت نوحؑ کی قوم کے تمام نافرمان' ضدی اور سرکش لوگ سیلاب کے ریلے میں بہہ کر ختم ہو گئے۔ ان کے بڑے بڑے مضبوط مکانات جنہیں وہ اپنے لیے بڑی پناہ گاہ سمجھتے تھے مٹی کے گھروندوں کی طرح پانی میں بہہ گئے۔ جب ایک بھی نافرمان زمین پر باقی نہ بچا تب اللہ نے پانی کو رک جانے کا حکم دیا۔

پانی کے رکتے ہی حضرت نوحؑ کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی۔ زمین نے اللہ کے حکم سے سارا پانی اپنے اندر جذب کر لیا۔ پھر حضرت نوحؑ نے اللہ سے عرض کی:

''اے اللہ! تو نے وعدہ کیا تھا کہ تو میرے گھرانے کو اس عذاب سے بچائے گا۔ میرا بیٹا تو میری آنکھوں کے سامنے پانی میں غرق ہو کر ہلاک ہو گیا (حالانکہ وہ بھی میرے گھرانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے متعلق تھا)۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا:

''اے نوحؑ! بلاشبہ تیرا بیٹا تیرے گھرانے سے تھا مگر اس کے اعمال تیرے جیسے نہ تھے۔ وہ اللہ کا منکر ہی نہیں سرکش بھی تھا۔ کیا تو نے اسے کشتی میں سوار ہو جانے کی دعوت نہیں دی تھی؟ وہ اپنی نافرمانی اور ضد کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے۔ اس لیے اس کا تجھ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ہم سے ایسا سوال نہ کر جس سے تو واقف نہیں''۔ اس بات کو سن کر حضرت نوحؑ سجدے میں گر گئے اور گڑگڑا کر اللہ سے توبہ استغفار کرنے لگے۔

اب اللہ نے حضرت نوحؑ کو کشتی پر سے اتر جانے کا حکم دیا اور کہا:

''تجھ پر اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں' ان پر ہماری برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں گی''۔ پھر حضرت نوحؑ پر ایمان لانے والے چند لوگوں نے دنیا کو دوبارہ آباد کیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت نوحؑ کو آدم ثانی کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

کہانی ختم ہو جانے کے بعد بھائی جان نے وامق کی طرف دیکھا۔ اس وقت اس کے چہرے پر ایک عجیب سی کیفیت طاری تھی۔ وہ کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔ بھائی جان کو اس کی یہ کیفیت دیکھ کر سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ لوہا گرم ہے اور اس وقت اسے آسانی کے ساتھ جیسا چاہیں موڑا جا سکتا ہے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ بڑی محبت سے اس کے شانے پر رکھ دیا اور نرم انداز میں اسے مخاطب کرتے ہوئے بولے:

''وامق میاں! سنا آپ نے؟ نافرمان اور ضدی لوگوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ خواہ کسی نبی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو! اللہ کے نزدیک تو صرف اور صرف عمل دیکھے جاتے ہیں۔ یہ کہانی کوئی فرضی نہیں ہے۔ قرآن شریف میں اس کا ذکر ہے اور یہ ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ لوگ ان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبرت حاصل کریں۔ آپ بھی تو بہت ضد کرتے ہیں اور امی ابو کی نافرمانی بھی۔ کیا آپ یہ چاہیں گے کہ ان باتوں کی وجہ سے آپ کا حشر بھی حضرت نوحؑ کے بیٹے کی طرح ہو؟''۔

وامق میں اس سے زیادہ کچھ سننے کی تاب نہیں رہی تھی۔ وہ بھائی جان کی باتیں سن کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ وہ سسکیاں لیتے ہوئے بولا:

''نہیں بھائی جان! قطعی نہیں! میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب کبھی کوئی ضد نہیں کروں گا۔ امی، ابو اور ماسٹر صاحب جو کہیں گے ان باتوں پر پوری طرح عمل کروں گا''۔

بھائی جان نے اسے آگے بڑھ کر گلے سے لگا لیا۔ وہ مسکرا کر اس کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے:

''مجھے خوشی ہے کہ تم نے قرآن کے مفہوم کو سمجھ کر بری باتوں سے توبہ کر لی۔ قرآن کریم کا مقصد بھی یہی ہے کہ لوگ وہ کام نہ کریں جس کی وجہ سے پہلی قومیں تباہ و برباد ہوئیں''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرور کی سزا

صغیرہ بانو شیریں

برگد کے گھنے درخت کے سائے میں ایک غریب موچی بیٹھ کر اپنا کام کرتا تھا۔ پھٹے پرانے بستے سیتا اور جوتے مرمت کرتا۔ پھر کہیں جا کر اسے اتنے پیسے ملتے کہ وہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ بھر سکتا۔ موچی غریب تھا مگر دل کا سخی تھا۔ وہ اپنے ساتھ صبح ایک روٹی لے آتا اور دوپہر کو پانی کے ساتھ روٹی کھا کر اللہ کا شکر ادا کرتا۔ روٹی کا ایک ٹکڑا توڑ کر وہ اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے چڑیوں کو ڈال دیتا۔ چڑیاں درخت سے اتر کر اس کے آس پاس بیٹھ جاتیں۔ چوں چوں کر کے روٹی کھاتیں اور پھر سے اڑ جاتیں۔ کھانا کھا کر اور چڑیوں کو کھلا کر وہ برگد کے نیچے تھوڑی دیر لیٹ کر آرام کرتا اور نماز پڑھ کر پھر کام میں مصروف ہو جاتا۔

ایک دن موچی کے پاس کوئی مسافر اپنے جوتے کی مرمت کرانے آیا۔ وہ دیکھنے میں نیک آدمی لگتا تھا۔ اس نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے۔ سر پر سفید ٹوپی تھی۔ اس کے ہاتھ میں تسبیح بھی تھی۔ اس وقت موچی کھانا کھا کر چڑیوں کو ٹکڑے ڈال رہا تھا۔ مسافر نے دیکھا کہ روکھی سوکھی روٹی میں سے بھی موچی نے ایک ٹکڑا چڑیوں کو کھلایا ہے اور پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا ہے۔ مسافر نے موچی سے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیوں میاں تم سوکھی روٹی کھا کر اللہ کا شکر ادا کر رہے ہو جبکہ اسی دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اچھے اچھے کھانے اور پھل کھا کر بھی اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے' آخر کیا بات ہے؟"۔

موچی بولا: "میں کسی سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب سے بڑی دولت صحت کی دی ہے۔ صحت نہ ہو تو انسان سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ نہیں کھا سکتا۔ میرے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں۔ محنت کر سکتا ہوں۔ صبر کی دولت تو میرے پاس بھی ہے۔ پھر کیوں نہ اپنے رب کا شکر ادا کروں۔ یہ چڑیاں میری پڑوسی ہیں۔ ان کا بھی حق ہے۔ میں اپنے پڑوسی کا حق ایک نوالے سے ادا کرتا ہوں۔ اس سے میرا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بلکہ چڑیوں کی چوں چوں سے میری ہمت اور بڑھ جاتی ہے"۔

مسافر یہ بات سن کر بہت خوش ہوا۔ اس نے قرآن پاک کی چند آیات پڑھیں۔

موچی نے ادب سے یہ آیات سنیں اور مسافر سے کہا:

"ان آیات کا مطلب بھی مجھے سمجھا دیجیے"۔

مسافر نے کہا: ان آیات کا مطلب ہے "اے اللہ! بادشاہی کا مالک تو ہی ہے۔ جس کو چاہے بادشاہی دے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت دے تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

موچی نے مسافر کا جوتا مرمت کرتے ہوئے کہا:

"میں آپ سے مزدوری نہیں لوں گا۔ آپ مجھے یہ آیات سکھا دیں میں ان کو زبانی یاد کروں گا"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسافر نے موچی کو یہ آیات یاد کرائیں اور سلام کر کے چلا گیا۔ موچی کو آج بہت خوشی تھی اس نے بڑا اچھا سودا کیا تھا۔ اسے جب بھی وقت ملتا وہ یہ آیات پڑھتا رہتا۔ یہ آیات اسے اتنی پیاری لگی تھیں کہ وہ ننھی منی چڑیوں کو بھی جھوم جھوم کر سناتا تھا۔ چڑیاں ایک آواز میں چوں چوں کرتیں تو کہتا:

واہ بھئی واہ! آخر تمہیں بھی آیت یاد ہو ہی گئی۔

اسی طرح دن گزرتے گئے۔ پھر کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ کئی دنوں تک کوئی بھی آدمی جوتے مرمت کرانے نہ آیا۔ موچی کے پاس تھوڑے سے پیسے تھے۔ وہ ان کا آٹا لے آیا۔ چند دنوں کے لیے تو روٹی کا انتظام ہو گیا لیکن اس کے پاس کام ابھی تک نہیں آ رہا تھا۔ آٹا ختم ہو گیا تھا۔ چڑیاں بھی روٹی کا انتظار کر کے چلی گئی تھیں۔ موچی نے کئی دفعہ اٹھ کر پانی پیا۔ اس کو بھوک لگ رہی تھی، اسے اپنے بیوی بچوں کی بھی فکر تھی۔ شام کو تھکا ہارا اداس گھر آیا۔ گھر میں اب کوئی اناج نہیں تھا۔ سب بھوکے ہی سو گئے۔ اسی عالم میں دو دن اور بھی گزر گئے۔ پانی کے سوا ان کے پیٹ میں کچھ نہیں گیا تھا۔ بچے بڑے سب بھوک سے نڈھال ہو گئے تھے۔ گھر میں کوئی ایسی چیز بھی نہیں تھی جو بیچ کر آٹا لے آتے۔ رات کو موچی کی بیوی رونے لگی اور بولی:

''یہ معصوم بچے مر جائیں گے، چار دن سے ان کے پیٹ میں ایک دانہ بھی نہیں گیا۔ ان بچوں کا کیا قصور؟ تم سامنے والے سفید گھر جاؤ وہاں آج کوئی دعوت ہے باہر دیگیں پک رہی ہیں۔ تم پڑوسی سے کچھ پیسے یا کھانا مانگ لاؤ، تاکہ ان بچوں کا پیٹ بھر جائے''۔

موچی اداس بیٹھا تھا، کہنے لگا:

''نیک بخت! سامنے والا پڑوسی بڑا مغرور ہے۔ میں کسی کا احسان نہیں لینا چاہتا، مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان بچوں کی حالت بھی نہیں دیکھی جا رہی۔ مجھے اس سے کوئی امید تو نہیں لیکن تم کہتی ہو تو چلا جاتا ہوں۔ شاید اللہ اس کے دل میں رحم ڈال دے"۔

موچی نے اپنے پڑوسی کو جا کر سلام کیا اور اس سے کہا:

"چار دن کے فاقے نے مجھے مجبور کیا کہ آپ سے بچوں کے لیے تھوڑا سا کھانا مانگ لوں یا آپ مجھے کچھ روپے ادھار ہی دے دیں۔ میرے پاس جب پیسے ہوں گے میں واپس کر دوں گا۔ بچوں کی حالت مجھ سے دیکھی نہیں جا رہی۔ آپ کو یقین نہ آئے تو میرے گھر چل کر دیکھ لیں۔ آج بھی انہیں کھانے کو نہ ملا تو وہ مر جائیں گے"۔

پڑوسی نے ہنستے ہوئے کہا:

"تو بڑا چالاک بنتا ہے۔ گھر کے سامنے دیگیں پک رہی ہیں۔ تو نے سوچا اسی بہانے سے کھانا مانگ کر مزے اڑا لوں۔ ارے بد بخت! محنت کر۔ پیسہ کمانا بڑا مشکل کام ہے۔ میں نے بھی بڑی محنت کی ہے جب یہ گھر بنا ہے۔ اب تجھ جیسے مفت خوروں پر اپنی دولت کیوں ضائع کروں۔ جا! جا! بھاگ جا۔"

موچی بے چارہ خاموش کھڑا رہا۔ پڑوسی نے اپنے نوکر کو آواز دے کر کہا:

"ذرا اس کمینے موچی کو دھکے دے کر گھر سے باہر تو نکالو۔ کھانے کی خوشبو پر فقیروں کی طرح لپک کر آیا ہے۔ میرا پیسہ حرام کا نہیں جو ان پر لٹا دوں"۔

دو تین نوکر بھاگے آئے اور موچی کو دھکے دے کر باہر نکال دیا۔ موچی میں طاقت تو تھی نہیں۔ دھکے کھا کر زمین پر گرا۔ نیچے پتھر پڑا تھا۔ اس کا کونا پیشانی پر لگا۔ خون بہنے لگا۔ جیسے تیسے ہمت کر کے اٹھا' پیشانی پر ہاتھ رکھا اور آہستہ آہستہ مسجد کی طرف چلا۔ اس حال میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر جانے کی ہمت نہ تھی۔ بچے تو کھانے کی آس لگائے باپ کا انتظار کر رہے تھے۔

مسجد میں جا کر اس نے پہلے تو پیشانی کو صاف کیا۔ پھر وضو کر کے نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر گناہوں کی معافی مانگی۔ روتے روتے کہنے لگا:

''اے اللہ! بادشاہی کے مالک' تو ہی جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ تیرے ہی ہاتھ میں خیر ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

وہ روتا جا رہا تھا اور یہ آیات پڑھتا جا رہا تھا۔ اتنے میں مسجد میں ایک شخص داخل ہوا۔ اس نے موچی کی زبان سے یہ آیات سنیں۔ اس کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ اس نے وضو کر کے نماز پڑھی۔ نماز پڑھ کر اس نے موچی کو سلام کیا اور کہنے لگا:

''میں ایک تاجر ہوں اپنا مال لے کر اس شہر میں آیا ہوں۔ آتے ہی یہ مصیبت ٹوٹی کہ میرا وفادار ملازم فوت ہو گیا۔ اب مجھے ایک ملازم کی ضرورت ہے۔ تم بھی اللہ کے گھر میں ہو اور میں بھی اگر تم میرے ساتھ مل کر کام کرو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارا حق پورا پورا ادا کروں گا اور تم بھی وعدہ کرو کہ ایمانداری سے کام کرو گے''۔

موچی نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا سن لی تھی۔ اس شخص نے موچی کو کچھ رقم دی۔ موچی بازار سے کھانا خرید کر گھر لے گیا۔ سب نے ساتھ مل کر کھانا کھایا۔ موچی نے تاجر کے ساتھ مل کر کام شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی مدت میں اس کے پاس بہت سے پیسے جمع ہو گئے۔ جب سوداگر اپنے وطن واپس جانے لگا تو موچی نے خود تجارت شروع کر دی۔ اللہ نے برکت دی اور چند سال ہی میں شہر کا امیر آدمی بن گیا۔

موچی نے ایک خوبصورت مکان بنوایا۔ وہی آیات جو ہر وقت پڑھتا تھا ایک پتھر پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھوا کر اپنے مکان پر لگوا دیں۔ اب اس کے ہاں کئی نوکر کام کرتے تھے۔ باورچی خانے میں بہت سارا کھانا پکتا تھا۔ کوئی غریب آدمی آتا تو موچی اس کو عزت کے ساتھ بٹھاتا۔ کھانا کھلاتا اور اس کی مدد کرتا۔ برگد کے درخت پر جو چڑیاں رہتی تھیں موچی انہیں بھی نہیں بھولا تھا۔ وہ ڈھیر سارا دانہ چڑیوں کو ڈال کر آتا۔

ایک دفعہ سردی کا موسم تھا۔ بارش ہو رہی تھی۔ رات کے وقت کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ نوکر نے دروازہ کھولا۔ ایک آدمی پھٹے پرانے کپڑوں میں دروازے پر کھڑا کانپ رہا تھا۔ نوکر اسے اندر لے آیا۔ کمرے میں بٹھایا۔ اس کو کپڑے لا کر دیے۔ باورچی خانے سے جا کر گرم گرم کھانا لا کر اس کے سامنے رکھا۔ اس آدمی کی یہ حالت دیکھ کر نوکر رونے لگا۔ اتفاق سے موچی جاگ رہا تھا۔ اس نے نوکر کو روتا دیکھ کر پوچھا:

''کیا بات ہے؟''

نوکر بولا:

''حضور! آپ کے دروازے پر جو آیات لکھی ہیں۔ ان کا مطلب آج میری سمجھ میں آیا ہے۔ ابھی جو فقیر آیا ہے چند سال پہلے یہ بڑا امیر آدمی تھا اور اس کا بہت بڑا مکان تھا۔ اس کے پاس بہت سی دولت تھی مگر یہ ہر آدمی کو حقیر جان کر ذلیل کرتا تھا۔ کسی کو صدقہ خیرات تک نہیں دیتا تھا۔ آج اللہ نے اسے خود فقیر بنا کر یہاں بھیجا ہے۔ میں اس کے گھر میں ملازم تھا۔ میرا بچہ بیمار پڑا میں نے کچھ روپے مانگے مگر اس نے مجھے دھکے دے کر نکال دیا۔ میرا بچہ علاج نہ ہونے سے مر گیا۔ آج اسے اس برے حال میں دیکھ کر مجھے رونا آ گیا واقعی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ عزت اور ذلت اسی کے ہاتھ میں ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

موچی دوسرے کمرے میں گیا تو دیکھا کہ اس کا وہی مغرور پڑوسی کھانا کھا رہا ہے جس نے اسے دھکے دے کر باہر نکالا تھا۔ موچی نے اس کو سلام کیا اور کہا:

''میں آپ کا وہی غریب پڑوسی ہوں جو موچی کا کام کرتا تھا۔ ایک بار کئی دن کے فاقے نے مجھے آپ کے دروازے پر جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ آپ نے دھکے دے کر باہر نکلوا دیا تھا۔ میری پیشانی پر اس دن لگنے والی چوٹ کا نشان ابھی تک موجود ہے۔''

پڑوسی نے موچی کو پہچان لیا۔ وہ روتے ہوئے کہنے لگا:

''اللہ نے مجھے سزا دی ہے۔ میرا سارا کاروبار تباہ ہو گیا۔ بیوی مر گئی۔ بچے آوارہ ہو گئے اور میں خود بیمار ہو گیا۔ مکان بھی بک گیا۔ اب نہ سر چھپانے کا ٹھکانا ہے اور نہ کوئی آسرا۔ سچ ہے جو بھی دولت پر غرور کرتا ہے اس کا انجام خراب ہوتا ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز کا مالک ہے۔''

موچی نے کہا: ''ہر چیز اللہ کے اختیار میں ہے۔ اللہ کی ذات کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ پیسہ تو آنی جانی چیز ہے۔ اس پر غرور کرنا اچھی بات نہیں۔ خیر! تمھیں اب بہت سزا مل چکی ہے۔ سچے دل کے ساتھ اللہ سے توبہ کرو۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ ضرور تمھاری توبہ قبول کرے گا۔ میں تمھیں کچھ رقم دیتا ہوں۔ اس سے تجارت کرو۔ اللہ تمھاری مدد کرے گا۔ اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز کا مالک ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آخر

بچے جنت کے پھول ہیں۔

یہ حدیث نبویؐ نہ صرف لفظی اعتبار سے بہت خوبصورت ہے بلکہ معنی کے لحاظ سے بھی بہت زیادہ اہم ہے۔ جس طرح رنگ برنگے اور مختلف خوشبو والے نرم و نازک پھولوں کی آبیاری کے لیے مناسب غذا اور تہذیب کی ضرورت ہوتی ہے' اسی طرح بچوں کی نشو ونما کے لیے بھی اچھی تعلیم و تربیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر بچہ نیک اور پاکیزہ فطرت لے کر پیدا ہوتا ہے۔

بچوں تک مثبت تعمیری اور صحت مند اقدار حیات کو پہنچانے اور ان کی ذہنی سطح کے لحاظ سے انہیں مخاطب کرنے کی ذمہ داری محض مدارس کے معلمین اور معلمات کی نہیں ہے۔ اس میں والدین' رشتہ دار اور معاشرہ کے افراد بھی یکساں طور پر شریک ہیں۔ کہانیوں کے ذریعے سے بچوں تک اپنا پیغام پہنچا کر ہمارا فرض پورا نہیں ہو جاتا۔ یہی سبب ہے کہ روایتی طور پر کہانی کے ساتھ کہانی گو کبھی دادی اماں کی شکل میں' کبھی نانی اماں کی شکل میں اور کبھی بہن کی شکل میں یہ کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ آج بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ اساتذہ اور والدین ان کہانیوں کے مضامین کو بچوں کے ساتھ گفتگو کا موضوع بنائیں تا کہ ان کے ذہنوں میں نہ صرف راست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکر کے بیج بوئے جائیں بلکہ فکر کی نمو و ترقی میں آسانیاں پیدا ہو سکیں۔

دعوۃ اکیڈمی نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ۱۹۸۷ء میں "شعبہ بچوں کا ادب" قائم کیا۔ یہ شعبہ بچوں کے ادب میں مروجہ روایتی انداز کو ترک کر کے بچوں کی عمر اور تعلیمی استعداد کو سامنے رکھتے ہوئے پرائمری' مڈل اور ہائی اسکول کے بچوں کے لیے تین گروپوں میں دلچسپ اور بامقصد کتب تیار کر رہا ہے۔ ہر کام میں مزید ترقی و بہتری کی گنجائش رہتی ہے۔ ہماری یہ کوشش کس حد تک کامیاب ہوئی ہے' اس کا فیصلہ تو قارئین ہی کر سکتے ہیں۔ ہمیں بچوں' والدین اور اساتذہ کی آراء کا انتظار رہے گا تاکہ ان کتب کو مزید بہتر اور مفید بنایا جاسکے۔

ڈائریکٹر

دعوۃ اکیڈمی' اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کا ادب

بچوں کے اخلاق وکردار کو سنوارنے' اچھا مسلمان اور سچا پاکستانی ہونے کے احساس کو بیدار کرنے کے لئے دعوۃ اکیڈمی' کی دلچسپ اور بامقصد کتب کا مطالعہ کیجئے۔

- پیارے رسول ﷺ کی پیاری باتیں
- محمد ﷺ
- قرآنی دنیا کی سیر
- رحمدلی کا انعام
- نجاشی کا دربار
- وہ ایک تتلی تھی
- دو مائیں
- جدا ہوئے تو مرے
- دیس ہمارا پاکستان
- ریچھ اور گلہری
- چاندی کا جوتا
- زندگی کے آداب
- نیت کا پھل
- پھول ہی پھول
- پکنک کا انجام
- نافرمان بیٹا
- غلطی کا نتیجہ
- میں ایک چڑیا ہوں
- بطخ کا بچہ
- انوکھا خزانہ

دعوۃ اکیڈمی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

مطبع : ادارہ تحقیقات اسلامی پریس' اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ